REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

یوم چہار شنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۵ ہجرت ۱۳۳۹ ہش | ۲۵ مئی ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۱۸

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۴ مئی بوقت دس بجے قبل دوپہر

ہفتہ اور اتوار کو حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ شام کو اعصابی بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت میں بے چینی ہے۔

چند دنوں سے عام کمزوری پھر زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ احباب جماعت کو خاص طور پر التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہنا چاہئیے۔

---

# سلامتی کونسل میں امریکی ہوائی جہاز کی پرواز کے خلاف روسی قرارداد پر بحث شروع ہو گئی

## روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو اور امریکی نمائندے مسٹر ہنری کیبٹ لاج کی تقاریر

نیویارک ۲۴ مئی۔ کل سلامتی کونسل میں روسی قرارداد پر بحث شروع ہوگئی۔ روس نے اپنی اس قرارداد میں سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ روسی علاقے پر امریکی ہوائی جہاز کی حالیہ پرواز کو جارحانہ کارروائی قرار دیکر اس کی پُر زور مذمت کی جائے۔ اور امریکہ سے کہا جائے کہ وہ ایسی پروازوں اور جارحانہ کارروائیوں کے سلسلہ کو بند کردے۔ قرارداد پیش ہونے پر سب سے پہلے روسی وزیر اعظم مسٹر گرومیکو نے تقریر کی۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ امریکہ کی یہ روش دنیا کے امن کے لئے خطرہ ہے۔ روسی علاقے پر "یو۔۲" ہوائی جہاز کی پرواز نہ صرف ایک جارحانہ کارروائی ہے۔ بلکہ اسے امن عالم کو خطرہ میں ڈالنے کی ایک سوچی سمجھی سکیم کی حیثیت حاصل ہے۔ پھر سربراہوں کی کانفرنس سے معاً قبل اس واقعہ کا پیش آنا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ امریکہ پہلے ہی اس کانفرنس کو ناکام بنانے پر تلا ہوا تھا۔ ایک طرف اس کی گفت و شنید کرنا اور دوسری طرف اسکے ساتھ ہی جارحانہ کارروائی کرکے امن کو خطرہ میں ڈالنا دھوکہ دہی کی بدترین مثال ہے۔ امریکی نمائندے مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے مسٹر گرومیکو کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے اس الزام کو غلط قرار دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدام خود حفاظتی کے پیش نظر کیا گیا تھا۔ اور اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ اچانک حملے کے امکان کو روکا جا سکے۔ مسٹر لاج نے کہا کہ روس کا آہنی پردہ امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ ایک طرف اس نے آہنی پردہ قائم کر رکھا ہے۔ اور دوسری طرف اس نے آزاد دنیا میں جاسوسی کا جال بچھایا ہوا ہے۔ مسٹر لاج نے امریکہ میں روس کے بھیجے ہوئے جاسوسوں کی سرگرمیوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی کا ذمہ وار روس کو ٹھہرایا۔ انہوں نے روس کے اس الزام کو بھی سراسر غلط اور بے بنیاد قرار دیا کہ امریکہ کی طرف سے روسی علاقے میں ہوائی جہاز بھیجنے کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مسٹر لاج کی تقریر کے بعد کونسل کا اجلاس آج شام تک ملتوی کر دیا گیا۔

---

# چلّی میں قیامت خیز زلزلہ کے بعد خطرناک طوفان

## زلزلہ اور طوفان سے چار سو تیس اشخاص ہلاک ہو گئے

سینٹ یاگو ۲۴ مئی۔ چلّی میں قیامت خیز زلزلہ کے بعد شدید نوعیت کا ایک بحری طوفان آیا۔ جس کی وجہ سے ایک سو تیس اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اطلاع ملی ہے کہ زلزلے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین سو تک پہنچ گئی ہے۔ اور زخمیوں کی تعداد کسی حالت میں بھی ایک ہزار سے کم نہیں۔ ہزاروں اشخاص بے گھر ہو چکے ہیں۔ طوفان کی وجہ سے ان علاقوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ جو ساحل کے قریب واقع تھے۔ اطلاع ملی ہے کہ متعدد شہروں اور قصبوں میں پانی بھر گیا۔ اور لوگ جانیں بچانے کے لئے جنگلوں میں بھاگ گئے۔ بحرالکاہل کے ساحل پر واقع کئی مچھلی بندر تباہ ہو گئے۔ بعض مقامات پر سمندر کی لہریں تیس فٹ بلند تھیں۔ وہ بڑے بڑے جہازوں اور کشتیوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گئیں۔ کریشن نامی ایک شہر کی اطلاع کے مطابق شہر کی ساری آبادی طوفان کی وجہ سے بھاگ چکی ہے۔ اور یہ سارا شہر زیر آب آ چکا ہے۔ اس شہر کے گرد و نواح کے علاقے میں پل سڑکیں، ریلوے لائنیں اور ٹیلیفون کی لائنیں تباہ ہو گئی ہیں۔

کوئٹہ کی اطلاع کے مطابق پرسوں رات بارہ بجے کے قریب ارضی طبیعات کی رصدگاہ میں دو شدید زلزلوں کا پھر احساس ہوا۔ ان میں سے ایک کا مرکز ۹ ہزار پانچ سو میل دور تھا۔ اور خیال یہ ہے کہ وہ چلّی میں آیا ہے۔ دوسرے زلزلہ کا مرکز کوئٹہ سے چار ہزار میل دور تھا۔

---

## مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت

جیسا کہ قبل ازیں لاہور سے آمدہ اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طبیعت ان دنوں پہلے کی نسبت زیادہ ناساز ہے کیونکہ ہیٹ سٹروک کی وجہ سے بے چینی بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت صاحبزادہ صاحب موصوف کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

---

## درخواست دعا

آجکل ماریشس پر جماعت کا ایک نہایت اہم مقدمہ زیر سماعت ہے۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس میں کامیابی کے لئے درد دل سے خصوصی دعائیں کریں۔ (وکالت تبشیر)

---

## انعامی تقریری مقابلہ

۲۷ مئی سنہ ۱۹۶۰ء "خلافت ڈے" کی تقریب سعید پر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے زیر اہتمام مغرب کی نماز کے بعد مسجد نور میں ایک تقریری مقابلہ کے انعقاد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس مقابلہ میں ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں اور مجالس سے تعلق رکھنے والے دوست حصہ لے سکیں گے ہر تقریر پانچ سے سات منٹ کی ہوگی۔

موضوع۔ خلافت کی ضرورت۔ اہمیت۔ اس کا نظام یا برکات ہوگا۔ انعام کی اغراض کے پیش نظر مقررین کو ان کی عمر اور قابلیت کے لحاظ سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا جائے گا۔

تقریر کرنے کی خواہش رکھنے والے احباب چوہدری غلام رسول صاحب انچارج مجالس کو جمعرات تک اطلاع دے دیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

---

— لاہور ۲۴ مئی رستم زماں گاما پہلوان کل علی الصبح لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ کو رات راوی روڈ کے علاقہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۶۰ء

# آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

انگریزی میں ایک ضرب مثل ہے کہ Nothing succeeds like success.
یعنی کامیابی کا بہترین ثبوت خود کامیابی ہے۔ فارسی میں اسی مفہوم کو اس طرح بیان کیا گیا ہے

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

یعنی سورج کا چڑھنا ہی سورج کی ہستی کی بہترین دلیل ہے ان ضرب الامثال کا مفہوم واضح ہے جب کوئی چیز آپ ہی اپنا ثبوت بن جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نتائج جو اس چیز کی ہستی کے ساتھ وابستہ ہیں اتنے روشن اور ظاہر و باہر ہیں کہ اس چیز کی ہستی ثابت کرنے کے لئے وہی کافی ہیں۔ خود اس چیز کی ذات اور موجودگی ہی بہترین دلیل ہے مثلاً اگر کہا جائے کہ فلاں چیز شیریں ہے تو اس کا بہترین ثبوت یہ ہے کہ اسکو چکھ لیا جائے خود اس کی شیرینی ہی اسکی شیرینی کا بہترین ثبوت ہوگی اور جو شخص چکھتا ہے سوا اسکے کہ اس کی چکھنے کی حس ہی خراب ہو وہ چکھنے کے بعد اس کی شیرینی کا انکار نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص محض ضد پہ اُتر آئے تو وہ اور بات ہے جیساکہ ایک میراثی کا ذکر کرتے ہیں جو گاؤں کے چوہدری سے یہ شرط لگا آیا تھا کہ اس کی بھینس کا دودھ کالا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اس نے اپنی بیوی سے شرط کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ دودھ تو سفید ہوتا ہے یہ تم نے کیا کیا کہ ایسی شرط لگا آئے ہو تم ضرور ہار جاؤ گے۔ میراثی کہنے لگا "بھاگ بھری" وقت تو آنے دے پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ صبح دودھ دوہنے کا وقت آیا اور چوہدری صاحب بمعہ ہمراہیوں کے میراثی کی بھینس کا دودھ دیکھنے کے لئے اکٹھے ہوئے اور جب دودھ دوہا جانے لگا تو چوہدری بولا دیکھ لو دودھ سفید ہے۔ اس پر جھٹ میراثی بولا "دیکھ لو دودھ کالا ہے" ایک طرف چوہدری دودھ سفید کی رٹ لگا رہا تھا تو دوسری طرف میراثی "دودھ کالا ہے" کی تکرار کئے چلا جاتا تھا۔ آخر سب لوگ اس مقابلہ سے اُکتا گئے اور چوہدری صاحب بھی ہمت ہار گئے اور یہ کہتے ہوئے چلائے۔ جی میراثی کو کون قائل کرے۔ میراثی میاں نے کہا "دیکھا نہ دودھ کالا ہے" سو اگر کوئی سورج کو دیکھکر بھی انکار کر دے تو یا تو وہ "شپرہ چشم" ہوتا ہے اور یا "میں نہ مانوں" قسم کا میراثی، جو ضد کی وجہ سے دیکھتے سمجھتے انکار کئے چلا جائے۔

فرستادگان حق کے مخالفین میں اکثر انہی دو اقسام کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض بچارے تو روحانیت سے بالکل اندھے ہوتے ہیں ان کے سامنے حق کے نشانات کوئی حقیقت نہیں رکھتے کیونکہ وہ دیکھنے سے عاری ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

ختم اللہ علی قلوبھم
وعلی سمعھم وعلی
ابصارھم غشاوۃ

یعنی ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور ان کے کانوں اور آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں وہ کانوں سے سن سکتے ہیں نہ آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں دوسری قسم کے مخالفین وہ ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر نہیں مانتے وہ نشان پر نشان دیکھتے ہیں ثبوت پر ثبوت محسوس کرتے ہیں۔ مگر غرور نفس ان کو ماننے نہیں دیتا وہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور کانوں سے سنتے ہیں مگر نہ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں۔ دل میں وہ قائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب تعصب اور جھوٹی غیرت کا جوش ابھرتا ہے تو وہ اپنے ضمیر کی تائید کو بھی جھٹک کر پھینک دیتے ہیں۔

جنگ بدر میں جنگ کی پہلی رات کو بعض سر برآوردہ سرداران قریش نے مشورہ کیا کہ لڑائی نہ کی جائے اور ویسے ہی واپس ہو جائیں۔ چنانچہ وہ یہ طے کر کے ابو جہل کے پاس پہنچے اور اپنا فیصلہ بیان کیا مگر ابو جہل نے جہاد کہنے سے انکار کر دیا اور لڑنے پر مصر ہوا۔ چنانچہ لڑائی ہوئی اور جب ایک مسلمان مجاہد ابو جہل کا سر کاٹنے لگا تو اس نے درخواست کی کہ سر کاٹتے ہوئے گردن لمبی رہے یعنی موت کے وقت بھی غرور نفس نے اسکو نہ چھوڑا یہی ابو جہل پہلے ابو الحکم کہلاتا تھا۔ سب میں دانا و بینا سمجھا جاتا تھا اب کون کہہ سکتا ہے کہ وہ نہیں سمجھتا تھا۔ وہ سمجھتا تو تھا مگر غرور نفس اس کو ماننے نہیں دیتا تھا۔ یہی حال رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کا تھا۔ وہ کمبخت بھی غرور نفس کا ہی شکار ہوا۔ حالانکہ اس کے سامنے آنحضرت صلعم کی حقانیت اور صداقت کے سینکڑوں نشانات ظاہر ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ متذکرہ بالا میراثی کی طرح ہار نہیں ماننا چاہتے تھے اور سفید دودھ کو دیکھتے ہوئے بھی اس کو "کالا" کہے جاتے تھے۔

اسلام کتنا صاف اور سادہ دین ہے ایسے لوگوں کو جانے دیجئے جو اللہ تعالےٰ کے وجود کے قائل نہیں۔ مگر کتنی حیرت ہوتی ہے کہ اکثر وہ لوگ بھی جو اللہ تعالےٰ کو مانتے ہیں اتنی بات سمجھنے سے عاری ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نہیں ہے تو چلئے قصہ ختم لیکن اگر وہ ہے تو کیا یہ روز روشن کی طرح صاف بات نہیں کہ وہ "ذات واحد" ہے اگر ایک خدا تعالےٰ کی جگہ بہت سے خدا ہوں تو یہ کائنات کا کارخانہ نہیں چل سکتا۔ کتنی صاف بات ہے لیکن اسکے باوجود نہ ماننے والے کئی ہیر پھیر ڈال دیتے ہیں اور ایسی خیالی باتیں بناتے ہیں کہ معمولی عقل کا انسان بھی اگر خالی الذہن ہو کر سوچے تو ان کی عقل پر حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

احمدیوں کے نزدیک اس قسم کا معاملہ "خلافت" ہے۔ کتنی حیرت ناک بات ہے کہ خود جن لوگوں نے ایک وقت اپنے میں سے ایک کو خلیفہ مان لیا اور اس شخص کی عین حیات تک بظاہر اسکو خلیفہ مانتے رہے۔ آپ کی وفات پر نہ صرف شخصی خلافت سے منکر ہو گئے بلکہ "ادارۂ خلافت" ہی کے سرے سے منکر ہو گئے۔

یہ تو خیر کہا جا سکتا ہے کہ وقت وقت کی بات ہے انسان اپنا فیصلہ تبدیل کر سکتا ہے اسکو جانے دیجئے۔ مگر حیرت یہ ہے کہ خلافت کے محیر العقول تنظیمی اور دیگر ثمرات کو دیکھتے ہوئے بھی اور اسکے فوائد محسوس کرتے ہوئے بھی بعض لوگ خلافت کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض فہمیدہ اور جہاندیدہ لوگوں نے ایک ہی سانس میں جماعت کے تنظیمی کمال کو نہایت تعریفوں کیساتھ تسلیم بھی کیا ہے اور اسکے خلاف بھی کہا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے چالیس سالہ تجربہ کی بناء پر یہ معلوم کر چکے ہیں کہ اسلام میں خلافتی نظام مغربی جمہوری نظاموں سے بہت اونچا ہے اس کی عظیم برکات ایسی ہیں جو صدارتی یا وزارتی نظاموں میں نہیں ہو سکتیں بات یہ ہے کہ خلافت کیساتھ دل وابستہ ہوتے ہیں اور جمہوری نظام میں صدارت وغیرہ کے ساتھ صرف دماغ۔ دونوں میں جو فرق ہے ظاہر ہے۔ جہاں دل کا معاملہ پُرخلوص حقیقی اور بنیادی شان رکھتا ہے۔ لیکن جہاں صرف دماغ اور عقل کا معاملہ ہو پُرخلوص عقل کا ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں وہ جوش اور وابستگی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عقل انفرادیت کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہے مگر دل اجتماعیت میں آسودہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث میں اسلامی روحانی نظام کو "خلافت علی منہاج نبوت" کا نام دیا گیا ہے۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا ہم جو کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمانہ نے ثابت کر دیا ہے کہ "خلافت حق ہے۔ اور جو لوگ خلافت سے وابستہ ہیں وہ ان لوگوں سے زیادہ مفید کام کر رہے ہیں۔ جو مغربی جمہوری نظام کو دین میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ نظام "خلافت" کے بہترین ہونے کے لئے ہمیں بیرونی دلائل دینے کی ضرورت نہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد "خلافت" کی پچاس سالہ کامیابیوں اور کامرانیوں نے خود اپنی حقانیت واضح کر دی ہے۔

Nothing succeeds like success

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

---

## درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم مامون احمد ایف۔ ایس سی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام سے کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(والدہ مامون احمد)

۲۔ میرا بچہ عزیزم عبد المالک عمر آٹھ سال قریباً دو ہفتے سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے۔ ابھی تک آرام نہیں آیا۔ بزرگان سلسلہ و صحابہ کرام سے اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم میرے بچے کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے

شیخ عبد الکریم ٹیلر ماسٹر گول بازار ربوہ

# ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## فرمودہ ۱۵ جون ۱۹۴۷ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

### جماعت کی ایک بہت بڑی ذمہ داری

فرمایا:۔ بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کو انسان فلسفیانہ رنگ میں دیکھتا ہے ان کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ہماری جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس کشف میں یہ عظیم الشان کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ (تذکرہ ص۱۹۶)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک کشفی رنگ میں میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔ اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں"۔ (حقیقۃ المسیح ص۲۵ حاشیہ)

ان حوالہ جات میں ایک تو "ہم" کا لفظ آتا ہے۔ جو اجتماعی جدوجہد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور دوسرے "آؤ" کا لفظ ایسا ہے۔ جو بتاتا ہے کہ یہ کام ایسا ہے۔ جس میں ساری جماعت کی متفقہ کوشش اور متفقہ جدوجہد کا دخل ضروری ہے۔ کیونکہ آؤ کا لفظ ہمیشہ ایسے موقعہ پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ جب دوسروں کو تحریص و ترغیب دلاتی ہو۔ کہ تم بھی میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ پس یہ کشف

### ایک بہت بڑی ذمہ واری

کی طرف ہماری جماعت کو توجہ دلاتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ نیا آسمان اور نئی زمین جس کا قائم کرنا احمدیت کا مقصد ہے۔ اس کے قیام میں جماعت کا بھی دخل ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ ہاتھ بن جائے جس ہاتھ کے ذریعہ اس نئی زمین اور نئے آسمان کی تخلیق مقدر ہے۔ چونکہ سارا کام انبیاء ہی نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ان کی جماعتوں کا بھی ان کاموں کی سرانجام دہی میں دخل ہوتا ہے۔ اس لئے ان الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جماعت کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ وہ نئی زمین اور نئے آسمان کے قیام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست و بازو بن جائیں۔

اب ہمیں

### غور کرنا چاہیئے

کہ نئی زمین اور نئے آسمان سے مراد کیا ہے۔ دنیا کو نئی زمین کی اسی حالت میں ضرورت ہو سکتی ہے۔ جب پہلی زمین خراب ہو جائے۔ اور نئے آسمان کی بھی اسی وقت ضرورت ہو سکتی ہے۔ جب پہلا آسمان خراب ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ پہلی زمین چونکہ خراب ہو چکی تھی۔ اس لئے خدا نے یہ ارادہ فرمایا کہ وہ اب ایک نئی زمین پیدا کرے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی زمین کیوں خراب ہوئی۔ اور کیوں اس کو بدل کر ایک نئی زمین کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس سوال پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ زمین جس سے روحانی نقطۂ نگاہ کے ماتحت انسانی قلوب مراد ہیں اس لئے بگڑ گئی تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

### دلوں میں کینہ و بغض

نہ رکھو۔ لوگوں نے کینہ و بغض رکھنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ لوگوں نے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ چوری نہ کرو۔ لوگوں نے چوریاں شروع کر دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خیانت نہ کرو۔ لوگوں نے خیانت کا ارتکاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بزدلی نہ دکھاؤ۔ لوگوں نے بزدلی دکھانی شروع کر دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جاہل مت رہو۔ لوگوں نے علم پڑھنا چھوڑ دیا۔ اور جہالت اختیار کر لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی کا دل مت دکھاؤ۔ لوگوں نے ایک دوسرے کا دل دکھانا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبوساً قمطریرا نہ بنو۔ لوگوں نے ایسی شکلیں بنا لیں۔ جن کو دیکھ کر دوسرے کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے لگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ غصیلے مت بنو۔ لوگوں نے غصہ بڑھانا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ کسی کی غیبت مت کرو۔ اور نہ کسی کی غیبت سنو لوگوں نے ایک دوسرے کی غیبت کرنی شروع کر دی۔ اور

### ایک دوسرے کی غیبت

کو سننا بھی شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ کسی سے بات کرو۔ تو نرمی اور محبت سے کرو۔ مگر انہوں نے درشتی اور سختی اختیار کر لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں کے حقوق ادا کرو۔ لوگوں نے عورتوں کے حقوق کو تلف کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمسایہ کا خیال رکھو۔ لوگوں نے

### ہمسایہ کے حقوق

کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص تمہیں علم دین سکھاتا ہے تم اس کا ادب کرو۔ مگر لوگوں نے استادوں کی بے ادبی شروع کر دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نوکروں سے نرمی کا سلوک کرو۔ لوگوں نے نوکروں پر سختی کرنی شروع کر دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

### بڑوں کا احترام

کرو۔ لوگوں نے بڑوں کی عزت اپنے دلوں سے نکال دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عقوق والدین نہ کرو بلکہ ان کے ساتھ بر اور احسان کا معاملہ کرو۔ لوگوں نے ان کے ساتھ نرمی اور محبت اور احسان اور حسن سلوک کا معاملہ چھوڑ دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنے رشتہ داروں اور ذوی القربیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو۔ لوگوں نے رشتہ داروں سے تعلقات کو ہی منقطع کر لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم جس جگہ رہتے ہو۔ اگر وہاں علم حاصل کرنے کا کوئی سامان نہ ہو، تو سفر اختیار کر کے کسی ایسے مقام پر جاؤ۔ جہاں سے علم حاصل کر سکو۔ مگر لوگوں نے

### علم کے لئے سفر

اختیار کرنا ترک کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم جہاد فی سبیل اللہ کرو۔ لوگوں نے جہاد کی طرف سے اپنی توجہ بالکل ہٹالی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب دین پر کفر کی طرف سے حملے ہوں تو ان کا دفاع کرو۔ اور

### دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جایا کرو

مگر لوگوں نے دین کی مدد سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

غرض سینکڑوں نہیں ہزاروں باتیں ہیں۔ جن کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا۔ مگر لوگوں نے ان سب کو پس پشت ڈال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی عمارت منہدم ہو گئی۔ کیونکہ خواہ عمارت کتنی شاندار ہو۔ جب تک اس کی مرمت کا خیال نہ رکھا جائے۔ وہ ٹوٹنے سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ جب لوگوں نے

### اسلام کی اعلیٰ و ارفع عمارت

سے بے اعتنائی اختیار کر لی۔ تو رفتہ رفتہ تمام عمارت منہدم ہو گئی۔ کیونکہ یہ عمارت بنی تھی صدق سے۔ یہ عمارت بنی تھی سداد سے۔ یہ عمارت بنی تھی صفا سے۔ یہ عمارت بنی تھی شفقت سے۔ یہ عمارت بنی تھی رافت سے۔ یہ عمارت بنی تھی عفو سے۔ یہ

یہ عمارت بنتی تھی رحم سے یہ عمارت بنتی تھی اکرام ضیف سے یہ عمارت بنتی تھی اکرام جار سے۔ یہ عمارت بنتی اکرام معلم سے یہ عمارت بنتی تھی بر الوالدین سے اسی طرح یہ عمارت بنتی تھی ان سینکڑوں ہزاروں باتوں سے جن میں سے بعض پہلے بیان ہو چکی ہیں اور جو سینکڑوں کی تعداد میں اسلامی کتب میں بکھری پڑی ہیں جب عمارت پر اس کا مناسب حال مصالحہ نہ لگایا گیا اور اس کی نگہداشت کا خیال نہ رکھا گیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ عمارت گر گئی۔ چونے کی عمارت جب بگڑے گی تو چونے سے اس کی مرمت ہوگی اور مٹی کی عمارت بگڑے گی تو مٹی سے اس کی مرمت ہوگی۔ اسلام نے جس عمارت کو کھڑا کیا تھا۔ اسکی مرمت آخر انہی چیزوں سے ہو سکتی تھی جن چیزوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعمیر کی کوئی نئی چیز اس کی مرمت پر نہیں لگ سکتی تھی جب انہوں نے اسلامی عمارت کی مرمت کے لئے وہ چیزیں لگانی چھوڑ دیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لگائی تھیں تو یہ عمارت منہدم ہوگئی اور اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا۔ یہ حالات تھے جن میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نئی زمین کی تشکیل کے لئے مبعوث فرمایا۔ مگر یہ کام ایسا نہیں تھا۔ جو صرف آپ سرانجام دیتے اور جماعت کی امداد کی ضرورت نہ ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ

### کہ اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے

کہ وہ اپنے دین کے احیاء کے لئے دو قدرتیں بھیجا کرتا ہے ایک نبی کی صورت میں اور ایک اسکے خلفاء۔ صحابہؓ اور تابعین کی جماعت کی صورت میں۔ پس آپ نے بتا دیا کہ اس نئی زمین کی تعمیر کے لئے صرف ایک قدرت کام نہیں آسکتی بلکہ دونوں قدرتوں کا مل کر کام کرنا ضروری ہے اس لئے کشف میں آپ نے "ہم" کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور اسی لئے آپ نے فرمایا کہ آؤ ہم دنیا میں اب نئے آسمان پیدا کریں اس کے معنی یہی تھے کہ اے میرے ساتھیو۔ اسلامی عمارت کو از سرنو کھڑا کرنے کے لئے جس مصالحہ کی ضرورت ہے اس کو مہیا کرنے والے بنو اس عمارت کے لئے چونے یا مٹی یا اینٹوں کی ضرورت نہیں بلکہ یہ وہ عمارت ہے جس کا مصالحہ صدق ہے جس کا مصالحہ صفا ہے جس کا مصالحہ سداد ہے جس کا مصالحہ تقویٰ ہے جس کا مصالحہ انصاف ہے جس کا مصالحہ رحم ہے جس کا مصالحہ حلم ہے جس کا مصالحہ عفو ہے جس کا مصالحہ شفقت ہے۔ جس کا مصالحہ اکرام ضیف ہے جس کا مصالحہ اکرام جار ہے جس کا مصالحہ والدین سے حسن سلوک ہے۔ غرض وہ تمام اعلےٰ صفات جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھائی تھیں آؤ کہ ہم پھر ان صفات کو دنیا میں پیدا کردیں پھر ان اعلیٰ اخلاق کو دنیا میں قائم کردیں پھر اسلام کی گرتی ہوئی عمارت کو دُنیا میں کھڑا کردیں اور پھر ایک نئی زمین قائم کرکے دنیا کو دکھادیں۔ پس ہر احمدی جو یہ صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ نئی زمین بنانے کا ایک معمار ہے اور ہر احمدی جو یہ صفات اپنے اندر پیدا نہیں کرتا ہر احمدی جو یہ صفات دوسروں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ اسلامی عمارت کو گرانے اور اسکو منہدم کرنے کا موجب ہے پس ہر احمدی کو اپنی ذمہ واری کا احساس کرنا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے کہ

### نئی زمین اور نئے آسمان

سے مراد مٹی اور چونے کی کسی عمارت کو کھڑا کرنا نہیں بلکہ اس سے ان اخلاق فاضلہ کا قیام مراد ہے۔ جو آج دنیا سے مٹ چکے ہیں اور جو لوگوں کو کہیں نظر نہیں آتے۔ اگر ہماری جماعت کے دوست یہ اخلاق اپنے اندر پیدا کرلیں تو یقیناً چینی بھی اور جاپانی بھی اور انگریز بھی اور روس بھی سب ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ لوگ کوئی نئی قسم کے ہیں ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ ہم میں نہ رواداری کا مادہ ہے نہ شفقت اور رأفت کا مادہ ہے نہ اکرام ضیف اور اکرام جار کا مادہ ہے نہ سچائی کا وصف ہے نہ والدین کے حقوق کا پاس ہے۔ نہ رشتہ داروں سے حسن سلوک کا احساس ہے نہ صلہ رحمی کا جذبہ ہمارے اندر کام کرتا ہے مگر یہ وہ لوگ ہیں جو ان تمام اعلےٰ درجہ کے اخلاق کو اپنے اندر رکھتے ہیں۔ پس یہ لوگ یقیناً نئی قسم کے ہیں اور یہی وہ نئی زمین ہوگی جو تمہارے ہاتھوں سے پیدا ہوگی اس کے مقابلہ میں آسمان ہمیشہ اعلےٰ درجہ کی نمازوں۔ اعلےٰ درجہ کے روزوں اعلےٰ درجہ کے حج۔ اعلیٰ درجہ کی زکوٰۃ اور اعلیٰ درجہ کی تسبیح و تحمید سے بنتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے نمازوں کو چھوڑ رکھا ہے روزوں کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ حج اور زکوٰۃ سے وہ غافل ہیں اور تسبیح و تحمید اُن کی زبان پر کبھی جاری نہیں ہوتی۔ گویا آسمان بھی ٹوٹ گیا۔ نہ اُن کا آسمان سے تعلق رہا۔ نہ آسمان کا اُن سے تعلق باقی رہا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے پھر دُنیا کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ذکر الٰہی کرو تسبیح و تحمید میں اپنا وقت گذارو۔ خدا کی کبریائی اور اس کے جلال کا ذکر کرو۔ عبادات میں باقاعدگی اختیار کرو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجو اسلام کے تمام ارکان پوری خوش اسلوبی سے بجالاؤ اپنے اندر اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کا عشق پیدا کرو اور خدا تعالےٰ کی یاد میں اپنی عمریں گذار دو۔ یہ وہ نیا آسمان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے پیدا کیا گیا۔ بے شک پہلے بھی آسمان تھا مگر وہ ایسا آسمان تھا جس کا لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ خدا عرش پر تو بیٹھا ہوا ہے۔ مگر اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مومن پر آسمان سے برکتیں نازل ہوتی ہیں مگر اُس آسمان سے کوئی برکت لوگوں پر نازل نہیں ہوتی تھی اور ہوتی بھی کیونکر جبکہ آسمان سے اُن کا کوئی تعلق ہی نہیں رہا تھا اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے پھر نمازوں اور روزوں اور حج اور زکوٰۃ اور صدقات اور تسبیح و تحمید اور عشق الٰہی اور معرفت اور محبت کا ایسا درس شروع کردیا ہے کہ لوگوں پر آسمان سے از سرنو اللہ تعالےٰ کے فضل نازل ہونے شروع ہو گئے ہیں گویا نئی زمین کے ساتھ ایک نیا آسمان بھی پیدا ہو گیا ہے اور جہاں بنی نوع انسان سے تعلقات میں ایک جدت پیدا ہو گئی ہے وہاں تعلق باللہ میں بھی ایک نئی زندگی اور نئی روح پھونک دی گئی ہے پس اب آسمان بھی نیا ہے اور زمین بھی نئی ہے لوگ جب بنی نوع انسان سے ہمارے تعلقات کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اور قسم کے لوگ ہیں اور جب وہ خدا سے ہمارے تعلقات کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ان کا خدا بھی اور ہے۔ اُن کا خدا تو وہ ہے جو نہ بولتا ہے نہ دعائیں سنتا ہے نہ مصائب میں مدد کرتا ہے نہ برکات و انعامات کی بارش برساتا ہے مگر ہمارا خدا وہ ہے جو قدم قدم پر اپنی

### تائید اور نصرت کے نشانات

دکھاتا اور اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بندوں کا بھی نیا گھر بن گیا اور خدا کا بھی نیا گھر بن گیا۔ خدا کا پہلا گھر لوگوں نے اپنی بد اعمالی کی وجہ سے گرا دیا تھا اور جب کسی کا گھر گر جائے تو مکین اس میں سے نکل جاتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ خدا بھی اُس آسمان کو چھوڑ کر چلا گیا وہ اسے آوازیں دیتے مگر وہاں سے کوئی جواب نہ آتا۔ اور جواب آتا بھی کس طرح۔ جس عمارت کو قفل لگا کر مالک مکان چلا جائے یا جو عمارت گر جائے اس کے سامنے بیٹھ کر لاکھ شور مچاؤ کوئی آواز نہیں آئیگی۔ اسی طرح جب لوگوں نے اپنی بداعمالی کی وجہ سے اپنی زمین کو تباہ کر لیا تو وہ خود بھی بے گھر ہوگئے اور ان پر تباہی اور بربادی مسلط ہو گئی اور جب انہوں نے آسمان سے تعلق منقطع کر لیا تو خدا بھی آسمان چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن اب خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرے جب لوگ اخلاق فاضلہ اختیار کر لیتے ہیں تو نئی زمین بن جاتی ہے اور لوگ اس میں خوشی سے بسیرا شروع کر دیتے ہیں اور سب کو نظر آتا ہے کہ زمین آباد ہوگئی۔ اسی طرح جب تسبیح و تحمید اور عبادت کی طرف لوگ متوجہ ہوتے ہیں تو ایک نیا آسمان بن جاتا ہے۔ اور جب نیا آسمان بن جائے تو خدا بھی اس میں واپس آجاتا ہے۔ پہلے لوگ اسکے دروازہ کو کھٹکھٹاتے ہیں تو انہیں کوئی جواب نہیں ملتا۔ مگر جب نیا آسمان بن جائے اور مالک مکان یعنی ہمارا خدا اس میں آبسے تو معمولی پکار پر بھی وہ توجہ کرتا اور قدم قدم پر اپنی رحمتیں نازل کرتا اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے۔ پس

### بہت بڑی ذمہ داری ہے

جو ہماری جماعت پر عائد ہوتی ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق اور اپنی عبادات میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ سچ مچ ایک نیا آسمان اور نئی زمین دُنیا میں قائم ہوجائے آج یہی زمین برباد ہو چکی ہے۔ لوگوں کے اخلاق اسلامی نقطۂ نگاہ سے بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔ ظلم ان میں پایا جاتا ہے تعدی اُن میں پائی جاتی ہے۔ ماں باپ کی بے عزتی ان کے اندر نظر آتی ہے۔ رشتہ داروں کے حقوق کی عدم ادائیگی اُن میں پائی جاتی ہے اسی طرح اُن کی آنکھیں۔ اُن کی زبان۔ اُن کے ہاتھ اور ان کے پاؤں سب گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ زبان بولتی ہے تو غیبت اور جھوٹ۔ ہاتھ اٹھتے ہیں تو گناہ کی طرف۔ چہرہ ہوتا ہے تو عبوساً قمطریرا پاؤں ہیں تو وہ بدیوں کی طرف مائل رہتے ہیں۔ غرض کوئی بھی نیکی اُن میں نظر نہیں آتی یہی حال عبادات کا ہے نمازیں ہیں تو رسمی روزے ہیں تو بے لذت۔ حج اور زکوٰۃ ہے تو بے کیف۔ نہ انہیں نماز سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے نہ روزوں سے ان کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے نہ حج اور زکوٰۃ ان کی روحانیت کو بڑھاتے ہیں ایک مشین کی طرح وہ ان اعمال کو بجالاتے ہیں۔ مگر ان کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔ پس ان کی نمازیں بھی بیکار ان کے روزے بھی بے کار۔ اُن کا حج بھی بیکار

اوران کی زکوٰۃ بھی بیکار نہ اُن کے اندر زندگی کے آثار ہیں اور نہ تقویٰ اور روحانیت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کے ذریعہ ایک نئی جماعت کو قائم کرکے تعلق باللہ اور تعلق بالعباد دونوں کو نئی بنیادوں پر قائم کرکے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا چاہا۔ تاکہ لوگ اس پرانے تعلق کو بھول جائیں جوان کا خدا سے تھا۔ کیونکہ وہ تعلق نہایت ناقص تھا۔ اور لوگ اس پرانے تعلق کو بھی بھول جائیں جو ان کا بنی نوع انسان سے تھا کیونکہ وہ بھی بگڑا ہوا تھا۔ اور اس طرح ایک نئے سانچے میں ڈھل کر نئے انسان بن جائیں۔ اور نئی زندگی حاصل کریں۔

---

۳) خلافت قبول کرے گی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے بعد حضرت ابوبکرؓ کو کیوں خلیفہ مقرر نہ فرمایا۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

”آنحضرت نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں یہی بھید تھا۔ کہ آپ کو خوب علم تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا۔“

(الحکم ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔

ومن اراد ان یسأل عن المال فلیأتنی۔ فان اللہ جعلنی خازنا وقاسماً (تاریخ عمر ابن خطابؓ ۸۷)

یعنی جس شخص نے مال کے متعلق کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ وہ میرے پاس آئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مالوں کا امین مقرر فرمایا ہے۔ اور اس کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے گویا آپ کا بھی یہ دعویٰ تھا کہ آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے خلیفہ مقرر کئے گئے ہیں۔

(باقی)

---

**درخواست دعا** میرا چھوٹا لڑکا افتخار الحسن کچھ عرصہ سے بیمار ہے احباب جماعت اس کی کامل وعاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ — خاکسار خدا بخش لاہور

---

# خلافت اسلامی

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

(۲)

عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ خلفاء راشدین یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو خلفاء خدا تعالےٰ نے مقرر فرمائے۔ انہوں نے اپنے طور پر اس عہدہ کے حصول کی کوئی خواہش نہیں کی اور نہ انہوں نے اس عہدہ کی کسی طرح یا کسی وقت طمع کی۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں۔

واللہ ما کنت حریصاً علی الامارۃ یوماً ولا لیلۃ ولا کنت راغباً فیہا ولا سألتہا اللہ فی سر ولا علانیۃ ولکن اشفقت من الفتنۃ وما لی فی الامارۃ من راحۃ لقد قلدت امراً عظیماً مالی بہ من طاقۃ ولا ید الا بتقویۃ اللہ

(تاریخ الخلفاء ص ۵۱-۵۲)

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے امارت اور خلافت کی کبھی بھی خواہش پیدا نہیں ہوئی اور نہ میں نے اس عہدہ کو مخفی طور پر یا ظاہری طور پر اللہ تعالےٰ سے طلب کیا ہے صرف فتنہ کے ڈر کی وجہ سے میں نے اس عہدہ کو قبول کیا ہے۔ مجھے اس خلافت کے قبول کرنے میں کوئی بھی راحت محسوس نہیں ہوئی بلکہ میرے سپرد ایسا کام کر دیا گیا ہے کہ میں اسے محض اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی سرانجام دے سکوں گا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

انی ولیت ہذا الامر وانا لہ کارہ وواللہ لوددت ان بعضکم کفانیہ

(تاریخ الخلفاء ص ۵۳)

میرے سپرد یہ کام کیا گیا ہے دراں حالیکہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔ اور میری دلی خواہش تھی کہ کوئی اور شخص اس امت میں سے اس عہدہ پر فائز کیا جاتا۔

اسی طرح جب حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ نے امت مسلمہ کے مشورہ سے خلیفہ نامزد فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا:۔

”لاحاجۃ لی فیہا“

یعنی مجھے اس خلافت کی کوئی ضرورت نہیں۔

لیکن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا:۔

ولکن بہا الیک حاجۃ

(سیرۃ عمر بن الخطاب ص ۴۸)

عمرؓ! تجھے بیشک خلافت کی ضرورت نہیں مگر خلافت کو تو تمہاری ضرورت ہے۔

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جب زمام خلافت حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے سپرد کی گئی تو آپ نے اپنی پہلی تقریر میں فرمایا:۔

”میری پچھلی زندگی پر غور کرلو میں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم مرحومؓ امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کرلیا تھا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے زیادہ واقف ہے۔ ..............

.... میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہش مند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہش مند نہیں اگر خواہش ہے۔ تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اسی خواہش کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں۔“

(بدر ۶ر جون ۱۹۰۸ء ص ۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

”میں اس مسجد میں قرآن مجید ہاتھ میں لے کر اور خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی خواہش ہرگز نہیں اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالےٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے اس نے جو چاہا کیا۔ تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا اور اس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتا پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔“

(بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز منکرین خلافت کو مخاطب کرکے ان کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ لکھتا ہوں کہ میں نے حصول خلافت کے لئے کوئی منصوبہ بازی نہیں کی۔ میرے مولیٰ نے پکڑ کر مجھے خلیفہ بنا دیا ہے۔ میں اپنی لیاقت یا خدمت تمہارے سامنے پیش نہیں کرتا۔ کیونکہ میں الٰہی کام کے مقابلہ میں خدمات یا لیاقت کا سوال اٹھانا حماقت خیال کرتا ہوں اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کوئی کام کس طرح کرنا چاہیئے خدا نے جو کچھ کیا ہے اسے قبول کرو۔“ (القول الفصل ص ۳)

(۴)

خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے۔ اگرچہ ظاہر میں اسے امت کے لوگ منتخب کرتے ہیں۔ مگر اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض دفعہ تو جو شخص خلیفہ بنتا ہے اس کا خلیفہ ہوتا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم کے یہ الفاظ

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم (سورۃ النور)

خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے۔

بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لقد ہممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ فاعہد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ ویدفع المومنون

(بخاری کتاب الاحکام)

یعنی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ ابوبکرؓ کو بلا کر ان کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تاکہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر کھڑے نہ ہو جائیں اور نہ کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکرؓ کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ مگر پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر راضی نہ ہوگا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی

## لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن کا جلسہ

بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۶۰ء زنانہ جلسہ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن مکان جناب سیٹھ سید حسین صاحب کاچی گوڑہ منعقد ہوا۔ جلسہ ۵ بجے شام سے ۹ بجے شب تک زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن جاری رہا جلسہ گاہ خوبصورت شامیانہ اور بجلی کے قمقموں کے ساتھ بڑے سلیقہ سے سجایا گیا تھا۔ موسم گرما کی وجہ سے مشروبات کا بھی انتظام تھا۔ حیدر آباد کی احمدی خواتین کے علاوہ غیر احمدی مستورات بھی کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔

مقررین میں سے اعظم النساء بیگم صاحبہ بی۔اے ہمشیرہ ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان مدراس۔ بشری النساء بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ سکندر آباد و انیسہ بیگم صاحبہ امۃ الحی بیگم صاحبہ مقبول بیگم صاحبہ و محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ معین الدین صاحب۔ و محمودہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ شامل تھیں ۔ تقاریر بہت پسند کی گئیں۔ قرآن مجید کی تلاوت اور نظموں کے پڑھنے میں امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ ذخیر النساء بیگم صاحبہ و وقار النساء بیگم صاحبہ و منصورہ بیگم صاحبہ نے حصہ لیا

صدر صاحبہ نے آخر میں مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ احمدی خواتین میں بیداری پائی جاتی ہے وہ فریضۂ تبلیغ کے ادا کرنے کی تڑپ رکھتی ہیں اور امید ظاہر کی کہ اس بیداری کو نہ صرف برقرار رکھا جائے گا بلکہ اس میں روز افزوں ترقی ہوگی بعد اختتام دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن)

## تقریب سنگ بنیاد مسجد احمدیہ پسرور

مورخہ ۱۵ بروز اتوار مسجد احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد کی گئی۔ دس ۱۰ بجے صبح کے قریب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ معہ دیگر احمدی احباب تشریف لائے

زیر صدارت مکرم امیر ضلع سیالکوٹ اجلاس کی کارروائی شروع کی گئی۔ سب سے پہلے محترم مولانا شمس صاحب نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھ کر پرسوز مجموعی دعا کرائی۔ ازاں بعد تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم سلیم صدیقی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم اسلام کی فضیلت سے متعلق خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترم شمس صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک نہایت مؤثر تقریر فرمائی ۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے اعمال کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ حسنِ نیت کو ضروری قرار دیا ہے اسلام نے جماعتی نظام اور تربیت کے لئے مساجد کے قیام پر بہت زور دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے پہلا کام مسجد نبویؐ کی تعمیر کا کیا۔ دنیا میں جو مسجد بھی بنائی جاتی ہے وہ ایک رنگ میں مسجد نبویؐ کا ظل ہوتی ہے۔ اور اس کے قیام کی غرض توحید کی اشاعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اظہار ہوتا ہے۔

اسلام پر ایک لمبے دورِ انحطاط کے بعد اللہ تعالےٰ نے اب جماعت احمدیہ کو توفیق بخشی ہے کہ وہ غیر ممالک میں اسلام کی برتری اور اشاعت کے لئے مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ آپ نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور مشنوں کے قیام کا ذکر نہایت دلکش انداز میں بیان فرمایا۔

تقریباً سوا گیارہ بجے بعد از دعا جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ حاضرین کی خاصی تعداد تھی جن میں غیر از جماعت بھی شامل تھے تقریر کو نہایت توجہ کے ساتھ سنا۔ مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام مقامی جماعت نے نہایت عمدگی سے سرانجام دیا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کی اصل غرض کو ہمیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ مسجد اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی بلندی کا ذریعہ بنتی رہے۔ آمین ثم آمین

(نصیر احمد ناصر مربی ضلع سیالکوٹ)

---

**درخواست دعا۔** محترم قریشی ہدایت اللہ صاحب تھانیدار (دار الصدر غربی ربوہ) عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

## صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا سمبڑیال تحصیل ڈسکہ میں ورود

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے استقبال میں ملحقہ جماعتوں کے علاوہ اہالیان قصبہ سمبڑیال کے معززین نے بھی حصہ لیا۔ جس میں چوہدری محمد اعظم صاحب چیئرمین یونین سمبڑیال اور ملک غلام نبی صاحب بی اے ممبر یونین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کوروویل۔ روڑس نشر آباد۔ اگوکی۔ اور بھنڈر سے بکثرت احباب تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب کھانے کا اہتمام خاکسار کے مکان پر تھا۔ جس میں علاوہ باہر کی جماعتوں کے معززین قصبہ بھی مدعو تھے تمام احباب ہر قسم کی خدمت کے لئے حاضر رہے۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے بھی بہت مدد کی۔

مسجد احمدیہ میں زیر صدارت بابو غلام نبی صاحب بی اے ممبر یونین سمبڑیال ایک اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم سے کارروائی شروع ہوئی جو کہ چوہدری خان بہادر صاحب نے کی۔ ازاں بعد کرم الدین۔ اطفال دین۔ ملک جلال دین صاحبان احمدیوں نے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے مبشر اولاد کے متعلق بشارات سنائیں۔ بعد ازاں صوفی علی محمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب کی تقریر شروع ہوئی جو کہ ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پیدا ہوا جب سے میں نے ہوش سنبھالی میں خدا کی مؤکد باعذاب قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب بھی آنحضرت کا نام لیتے سنا اپنے ابا جان اور اپنی والدہ مرحومہ رضی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گداز پایا۔ لوگوں نے یہ لیکچر بہت پسند کیا۔

بعد ازاں ملک غلام نبی صاحب صدر جلسہ نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی اور اجلاس برخواست ہوا۔ احباب جماعت رات کو ٹھہرے رہے۔ صبح ناشتہ کے بعد صاحبزادہ صاحب کو الوداع کہی۔

(محمد امین امیر جماعت ہائے احمدیہ سمبڑیال ۔ ضلع سیالکوٹ)

## ھَل جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

جزاء الاحسان کے طور پر اپنے مرحوم رشتہ داروں کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام فرمائیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ حضور نے مالی استطاعت رکھنے والے احباب کو ثواب کا موقع عطا کرنے کے لئے یہ تجویز منظور فرمائی کہ جو احباب اپنے رشتہ داروں کے نام دعا کی غرض سے زندہ رکھنا چاہتے ہیں وہ بیرونی ممالک میں بننے والی مساجد کے لئے ۱۵۰/- روپے فی کس چندہ ادا کریں تو ان کا نام متعلقہ مسجد میں انشاء اللہ کندہ کر دیا جائے گا۔ صاحب استطاعت حضرات اس سنہری موقع سے استفادہ فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

## یوم خلافت کے متعلق ضروری اعلان

۲۷ مئی کا دن "یوم خلافت" ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اوّل منتخب ہوئے تھے۔ اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں۔ اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ضروری تتمہ ہے اور اس کا وجود ضروری ہے۔ تمام امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

## اعانت الفضل

مکرم حیدر علی صاحب چک ۱۲۸ گ ب لائلپور نے اپنے بچوں کی کامیابی کی خوشی میں پانچ روپے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں جزاکم اللہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (مینیجر الفضل)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

**نمبر ۱۵۶۹۶:** میں چوہدری عطاء اللہ ولد مولوی رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۱ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۶/۹ جیکب لائنز کراچی نمبر ۳۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا ایک پلاٹ آٹھ سو مربع گز پاکستان ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں ہے جس کی قیمت مبلغ ۳۵۰۰/- روپے ہے جو میں ادا کر چکا ہوں (۲) میرے دو پلاٹ دو سو مربع گز پاکستان ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی کمرشل ایریا کراچی میں ہیں جن کی قیمت مبلغ ۲۷۰۰/- روپے ادا کر چکا ہوں (۳) میرا ایک پلاٹ سوا کنال محلہ دار الرحمت ربوہ میں ہے جس کی قیمت ۱۹۰۰/- روپے ہے۔ یہ سب میری واحد ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میں سرکاری ملازم ہوں اور ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۸۴/- روپے ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی (۲۸ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ عطاء اللہ بقلم خود

گواہ شد مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

**نمبر ۱۵۶۹۸:** میں عادل ایاز ولد کیپٹن حاجی احمد ایاز صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۳ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں۔ ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت ماسوائے ماہوار تنخواہ کے کوئی ذاتی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں اور کل جائیداد انہیں کے قبضہ میں ہے البتہ ذاتی طور پر میری ماہوار تنخواہ اس وقت ۱۶۰/- روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مجھے ترکہ میں ملی۔ تو میں اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو کروں گا اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی اس پر حاوی ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لہذا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں

العبد عادل ایاز۔ ولد کیپٹن حاجی احمد ایاز کراچی۔

گواہ شد مرزا مبارک بیگ وصیت نمبر ۱۱۳۶۵ سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ مارٹن روڈ

گواہ شد ملک محمد اشرف خان سیکرٹری وصایا حلقہ مارٹن روڈ۔

## خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور اپنا پتہ بھی خوشخط لکھا کریں۔ ورنہ تعمیل ہونی مشکل ہوگی (مینیجر)

# درخواست دعا

خان عبدالمجید خان صاحب کا بیٹا جو کہ خان بہادر دلاور خان صاحب چارباغ کا پوتا ہے آج کل بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد اشرف پرائیویٹ سیکرٹری



## ولادت

مکرم عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہ یار کو مورخہ ۱۲ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ... عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ (مینیجر الفضل)

## ترسیل زر

اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

# زیادہ مالیت کے کلیم کی بنا پر کسی کا حق فائق قرار نہ دیا جائے

## ایک سے زائد افراد کے مقبوضہ مکانوں کے سلسلہ میں سیٹلمنٹ کمشنر کا حکم

لاہور ۲۴ مئی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے اعلان کیا ہے کہ کسی متروکہ جائیداد کے دو قابض دعویداروں میں استحقاق کے تعین کے سلسلے میں کلیم کے زیادہ یا کم ہونے کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہونی چاہیئے۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے یہ اعلان کوئینز روڈ لاہور کے بنگلہ نمبر ۸ کا فیصلہ دیتے وقت کیا ہے۔

ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر نے سارا بنگلہ ایک دعویدار کو اس دلیل کی بنا پر منتقل کر دیا تھا کہ اس کا کلیم اس کے مدمقابل کی نسبت بڑا ہے۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ قانون کی نظر میں چھوٹا دعویدار اور بڑا دعویدار بالکل مساوی حیثیت رکھتے ہیں اس ڈپٹی کی دلیل کو بھی غلط قرار دیا ہے کہ جس دعویدار کے قبضے میں کسی متروکہ مکان کا بڑا حصہ ہو اسے سارا مکان منتقل کر دیا جائے۔ یہ دلیل ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر نے متروکہ بنگلے کی منتقلی کے لئے استعمال کی تھی سید ہاشم رضا نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ہو سکتا ہے جس دعویدار کے قبضے میں متروکہ مکان کا تھوڑا حصہ ہو اُسے ہی سارے مکان کی منتقلی کا مستحق قرار دیا جائے۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اسی دلیل کو وزنی اور قانونی قرار دیا ہے کہ جس مکان میں ایک سے زیادہ قابض رہتے ہوں ان میں سے سینئر الاٹی کا استحقاق سب پر فائق ہو سکتا ہے۔ لیکن سید ہاشم رضا نے واضح کر دیا ہے کہ سینئر الاٹی وہ نہیں جسے پہلے الاٹمنٹ آرڈر ملا ہو۔ بلکہ سینئر الاٹی وہ شخص ہے جس نے مکان پر پہلے قبضہ کیا ہو۔

اسی بنگلے کے مقدمے میں یہ دلیل پیش کی گئی تھی کہ جس بنگلے کی قیمت دو لاکھ سولہ ہزار روپیہ ہو اس کا آدھا حصہ ایسے شخص کے نام منتقل کر دینا جس کے کلیم کی قیمت صرف ایک ہزار ساٹھ روپیہ ہو۔ سیٹلمنٹ پالیسی کے منافی معلوم دیتا ہے لیکن چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اس دلیل کو بالکل غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ کلیم خواہ چھوٹا ہو یا بڑا قانون کی رو سے کلیم ہولڈر کیلئے منتقلی کی درخواست پیش کرنے کا حق دلاتا ہے خواہ مکان یا دکان جس پر یہ شخص قابض ہو بہت قیمتی ہی کیوں نہ ہو بطور مثال ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی گاؤں میں دس ہزار روپے کا مکان چھوڑ آیا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ کسی شہر میں چند ہزار روپے کا کوئی مکان چھوڑ آیا ہو۔ لیکن وہ پاکستان میں کسی ایسے مکان پر قابض ہے جس کی قیمت ایک لاکھ روپے سے بھی زیادہ ہے اب قانون یہ کہتا ہے۔ کہ اس شخص کو یہ مکان اپنے نام منتقل کرانے کا پورا حق حاصل ہے حالانکہ اس کا کلیم بہت تھوڑا ہے اور مکان کی قیمت زیادہ۔ تو وہ شخص باقی ۹۶ قسطوں میں ادا کرے

سید ہاشم رضا نے کہا کہ غیر دعویدار مہاجر بھی اس مکان کو اپنے نام منتقل کرانے کا مستحق ہے جس پر وہ قابض ہو بشرطیکہ [illegible] وہ اس کی قیمت بارہ مساوی اقساط میں ادا کرے۔ اور غیر دعویدار مہاجر کے لئے جتنی فی صد رقم زیادہ مقرر ہے وہ بھی ادا کرے جس شخص کے نام متروکہ جائیداد منتقل کی گئی ہو۔ البتہ اگر وہ دو مسلسل قسطیں ادا کرنے میں ناکام رہا تو اس صورت میں اس کا استحقاق ختم ہو جائے گا۔ یہ شخص جتنا روپیہ اس وقت تک ادا کر چکا ہو۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے اسے ضبط قرار دیا جائے گا۔ اور اس کے نام جو متروکہ جائیداد منتقل کی گئی تھی اسے کسی اور کے نام منتقل کر دیا جائے گا۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے سیٹلمنٹ افسروں کو ہدایت کی ہے کہ کسی مکان کو تقسیم کرنے سے پیشتر اس کا معائنہ کریں۔ آپ نے کہا مکان کی تقسیم میں صرف یہ اصول ملحوظ رکھا جائے کہ یا تو اسے عموداً تقسیم کر دیا جائے یا افقاً تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ایک حصہ عموداً اور دوسرا حصہ افقاً تقسیم ہو۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اس مقدمے کے فیصلے کے سلسلے میں یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص کسی مکان یا اس کے کسی حصے کا الاٹی ہے اس کی بیوی بھی اس مکان یا اس کے جس پر یہ کنبہ قابض ہے الاٹی تصور کی جائیگی۔

---

## جماعت احمدیہ راولپنڈی کیلئے کلرک کی ضرورت

جماعت احمدیہ راولپنڈی کو شعبہ مال کیلئے ایک نہایت محنتی۔ دیانت دار نوجوان کی ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتا ہو۔ میٹرک پاس ہو اور اکوؤنٹ کا کام بھی جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت یکصد روپیہ ماہوار تک مع الاؤنس دی جائیگی رہائش وغیرہ کا انتظام انکا اپنا ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے ۳۱؍۵؍۶۰ تک امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نام بھجوا دیں۔

(مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

---

## مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے اطفال کا سالانہ جلسہ

مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۸، ۲۹ مئی ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ اتوار راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تمام اطفال کو شامل ہونا چاہیئے۔

بچوں کے والدین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے سب بچے اس اجتماع میں بھیج کر تعاون فرمادیں۔ بچوں کی دینی تربیت کے پیش نظر اس اہم موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ۔ اطفال سے مراد سات سال سے ۱۵ سال کی عمر تک کے بچے ہیں۔

(ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

---



---

## درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جس کے باعث بہت پریشانی ہے۔ صحابہ کرام، درویشان قادیان و دیگر بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور عمر دراز عطا کرے آمین۔

مشتاق احمد خالد
کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ